حبیب اللہ رشیدی
ربوہ

چمن چمن اُجالا

انسانی حقوق سے متعلق امریکی محکمہ خارجہ کی رپورٹ جھوٹ کا پلندہ ہے۔

مرزائیوں اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو پاکستان میں مکمل آزادی حاصل ہے۔

کشمیر اور فلسطین کے مسئلہ پر بھی اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عملدرآمد کرایا جائے۔

(مولانا اللہ یار ارشد)

یکجہتی کشمیر کے سلسلہ میں ربوہ میں مجلس احرار اسلام کا جلوس،

چندر شیکھر، بش اور مرزا طاہر کے پتلے نذرِ آتش

روزنامہ جنگ لاہور ۱۲ فروری ۱۹۹۱ء میں امریکی محکمہ خارجہ کی انسانی حقوق سے متعلق رپورٹ کی دوسری اور آخری قسط شائع ہوئی جس میں افغان مجاھدین، بنگلہ دیشی قیدیوں اور خصوصاً پاکستان میں مرزائیوں اور دیگر اقلیتوں سے متعلق شہری حقوق پر بحث کی گئی ہے۔ رپورٹ میں پاکستان کے آئین کی اس شق کہ ایک مسلمان ہی ملک کا صدر یا وزیر اعظم بن سکتا ہے کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پاکستان میں مرزائیوں اور دیگر اقلیتوں پر ظلم ہو رہا ہے اور انہیں انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت نہیں خاص طور پر مرزائیوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور ملازمتوں اور کالجوں میں داخلہ کے سلسلہ میں ان کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔

مسجد احرار ربوہ کے خطیب ——— مولانا اللہ یار ارشد نے ربوہ میں منعقدہ ایک احتجاجی جلسہ میں اس رپورٹ کو جھوٹ کا پلندہ، لغو اور بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں مرزائیوں اور دیگر اقلیتوں کو مکمل آزادی اور شہری حقوق حاصل ھیں۔ اقلیتیں انتخابات میں حصہ لیکر اپنے نمائندے اسمبلی میں بھیجتی ھیں مرزائیوں کا ایک نمائندہ قومی اسمبلی میں موجود ہے اور ایک وفاقی وزیر بھی غیر مسلم ہے۔ سول اور فوج کے کئی کلیدی عہدوں پر مرزائی فائز ہیں جو میرٹ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ناجائز ذرائع سے قابض ھیں وہ اپنے حقوق سے تجاوز کر کے یہاں کے مسلمان شہریوں کے حقوق کو غصب کیئے ہوئے ھیں۔ مرزائیوں کو کالجوں میں آسانی سے داخلہ ملتا ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے کوٹے سے تجاوز کرتے ھیں۔ مولانا اللہ یار ارشد نے کہا کہ امریکی محکمہ خارجہ اسرائیلی یہودیوں کی طرح قادیانیوں کی بھی حمایت کرتا ہے۔ قادیانی پاکستان میں امریکی اور اسرائیلی جاسوس ھیں۔ منافقت

قادیانیوں کا طرۂ امتیاز اور تاریخی و مذہبی ورثہ ہے۔ وہ مظلومیت کا روپ دھار کر دنیا کو بیوقوف بنانے کی مذموم سعی کرتے رہتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ یہ رپورٹ بجائے خود انسانی حقوق کی توہین ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ میں گھسے ہوئے قادیانیوں کے ہمدرد یہودیوں نے دانستہ بے خبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے شعوری طور پر جھوٹ بولا ہے۔ مولانا نے امریکہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اُسے جھوٹا اور انسانیت کا قاتل قرار دیا۔ اُنہوں نے مرزائیوں کو متنبہ کیا کہ وہ ان اوچھے ہتھکنڈوں سے لوگوں کی حمایت حاصل نہیں کر سکتے ——— البتہ امریکیوں اور یہودیوں سے مالی مفاد ضرور حاصل کر سکتے ہیں۔ مولانا نے پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی آئینی شق پر امریکیوں کی تنقید کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی۔ اُنہوں نے کہا کہ ہمارا اپنا آئین اور دستور ہے جسے ملک کی قومی اسمبلی نے بنایا ہے۔ ہمارے قوانین ملک میں آباد مسلم اکثریت کے حقوق کے مطابق ہیں ——— ۵ فروری کو یوم یکجہتی کشمیر کے سلسلہ میں ربوہ میں مجلس احرار اسلام نے جلوس نکالا۔ اقصیٰ چوک پر مولانا اللہ یار ارشد نے شرکاءِ جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ کشمیر اور فلسطین کو بھی اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ امریکہ کو عراق سے متعلق سلامتی کونسل کی قرار دادیں تو یاد ہیں اور ان پر عملدرآمد کرانے میں اس نے انتہائی بھیانک اور جانبدارانہ کردار ادا کیا ہے مگر کشمیر اور فلسطین سے متعلق قرار دادیں عمداً یاد نہیں۔ اُنہوں نے عراق کے مسلمانوں پر امریکیوں اور اس کے اتحادیوں کے ظلم و ستم کی مذمت کرتے ہوئے اسے انسانیت کش اور مسلم دشمن رویہ قرار دیا۔ جلوس کے اختتام پر مجلس احرار اسلام کے کارکنوں نے چندر شیکھر، بش اور مرزا طاہر کے پتلوں پر جوتے برسائے اور انہیں نذر آتش کیا۔

مشاہد ڈوگر

گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد

گورنمنٹ کالج ہاسٹل میں مرزائیت کی تبلیغ پر تین مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ

مسلمان طلباء نے مرزائی طلباء کے برتن الگ کر دیئے۔

گزشتہ دنوں گورنمنٹ ڈگری کالج (سمن آباد) فیصل آباد میں نئی کلاسز کے آغاز کے ایک ماہ بعد اچانک معلوم ہوا کہ ہاسٹل کے کمرہ نمبر ۵ میں دو مرزائی طلباء نصیر اور طارق مقیم ہیں۔ اس کا انکشاف اُن کے کمرہ میں مقیم ایک مسلمان طالب علم کے ذریعہ ہوا۔ ان کی کتابوں میں اچانک مرزائی لٹریچر دیکھ کر مسلمان طالب علم ششدر رہ گیا۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ وہ خفیہ طور پر اپنا لٹریچر مسلمان طلباء میں تقسیم کرتے ہیں۔ اور انہیں مرزائیت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں کمرہ نمبر ۱ میں

مقیم ایک اور مرزائی طالبِ علم ہمایوں اُن کا معاون و مددگار رہے۔ طلباء نے اپنے ایک اجتماع میں متفقہ طور پر مطالبہ کیا کہ چونکہ مذکورہ مرزائی طلباء نے لٹریچر کی تقسیم اور اپنے مذہب کی تبلیغ کر کے نہ صرف پاکستان کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے بلکہ اسلامی قوانین کو بھی توڑا ہے۔ اِس سے مسلمان طلباء کے دینی جذبات مجروح ——— ہوئے ہیں۔ اِس لئے اِن کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور اِن کے برتن علیحدہ کر دیئے جائیں۔ ہاسٹل کے چیف پریفیکٹ (ماہ نومبر دسمبر) مرزا شفیق الرحمٰن نے طلباء کی ترجمانی کرتے ہوئے اِس احتجاج اور مطالبہ کو ہاسٹل سپرنٹنڈنٹ ملک افتخار تک پہنچایا اور ان پر زور دیا کہ اِس معاملہ پر فوری توجہ کریں اور طلباء کے مطالبہ کو تسلیم کر کے ہاسٹل کے ماحول کو پر امن اور پرسکون بنائیں۔ مگر انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں طلباء کی اکثریت نے اپنے ایک اجلاس میں فیصلہ کر لیا کہ جب تک ہمارا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہمارا میس (کھانا) بند رہے گا۔ میس بند ہونے سے انتظامیہ کے لئے نئے مسائل پیدا ہو گئے اور سپرنٹنڈنٹ نے طلباء کا مطالبہ تسلیم کرتے ہوئے مرزائی طلباء کے برتن مسلمانوں سے علیحدہ کر دیئے جب مرزائی طلباء (نصیر، طارق، ہمایوں) کو اِس فیصلہ کا علم ہوا تو انہوں نے ہاسٹل چھوڑ دیا۔ یوں طلباء کی بروقت کارروائی نے مرزائیت کی تبلیغ کا راستہ بند کر دیا۔

ابنِ ابو یوسف
چیچہ وطنی

مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے نائب صدر،
ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری کی چیچہ وطنی آمد!

• یومِ معاویہؓ • پریس کانفرنس اور • اُحرار کارکنوں سے خطاب!

مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی نائب صدر ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ ۱۵ فروری کو مقامی جماعت کی دعوت پر چیچہ وطنی تشریف لائے۔ اپنے مختصر قیام کے دوران آپ نے ہی ایک دن میں تین مختلف نشستوں میں اظہارِ خیال فرمایا۔ مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سوسائٹی میں یومِ معاویہؓ کے سلسلہ میں خطاب فرمایا بعد از مغرب پریس کانفرنس اور بعد العشاء دفترِ احرار میں مقامی احرار کارکنوں سے خلیج کی جنگ اور ملکی سیاسی اُمور پر گفتگو فرمائی قبل از نمازِ جمعہ یومِ معاویہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ صحابۂ کرامؓ کے بارے میں بغض و عناد پھیلانا اور اُن کو آپس میں دشمن بتانا کفار کا وطیرہ ہے مسلمانوں کا شیوہ نہیں۔ صحابہؓ کفار کے مقابلے میں شدید اور آپس میں رحم دل ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ۔

اُن کی یہ صفات دائمی ہیں اور قیامت تک کے زمانوں کو محیط ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی اِس آیت کے مطابق صحابۂ کرام رضؓ پر تنقید کرنیوالوں کا یہ الزام غلط ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا مُعاویہ رضؓ نے سیدنا علی رضؓ سے جنگ کر کے معاذاللہ دین کے اندر رخنہ ڈالا اور خدانخواستہ سیدنا علی رضؓ کی خلافت کا انکار کر کے اپنی خلافت کی راہ ہموار کی۔

جبکہ سیدنا معاویہ رضؓ نے اپنے عمل سے اِن تمام الزامات کو جھوٹا ثابت کر دیا۔ اِن کا مقصد قصاص سیدنا عثمان رضؓ تھا نہ کہ سیدنا علی رضؓ کی خلافت کا اِنکار۔ جس کا واضح ثبوت روم کے بادشاہ کو آپ کی طرف سے لکھا ہوا خط ہے۔ جس میں آپ نے اُسے تنبیہ کی کہ "اگر تم نے سیدنا علی رضؓ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو میں تمہارے خلاف سیدنا علی کی طرف سے لڑنے والا پہلا آدمی ہوں گا۔ سیدنا علی و مُعاویہ رضی اللہ عنہما کی صلح صحابہ کے رحماء بینھم ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے بے رحم ناقدین نے سیدنا معاویہ رضؓ پر یہ تہمت لگانے سے بھی گریز نہ کیا کہ "اُنہوں نے خلافت کو ملوکیت میں بدل دیا۔" ناقدین نے لفظِ ملوکیت کی آڑ میں اُنہیں نعوذباللہ دُنیا دار بادشاہ ثابت کرنے کی ناپاک جسارت اور آپ کی خلافت و حکومت کو کفار سے مماثل بادشاہت قرار دینے کی ہرزہ سرائی کی ہے ـــــ شاہ جی نے فرمایا کہ ناقدین صحابۂ کرام کے گروہِ خبیث میں مودودی ہو یا قاضی چکوالی دونوں اللہ کے ہاں مجرم ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام نے نے صحابۂ کرام رضؓ کا مقام و منصب متعین کر دیا ہے اب اس کے بعد کسی کی رائے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ جو بھی صحابۂ کرام پر تنقید کرے گا مُنہ کی کھائے گا۔

دیکھو گے بُرا حال صحابہ کے عدو کا
مُنہ پہ ہی گرا جس نے بھی مہتاب پہ تھوکا

صحابۂ کرام رضؓ جرح و تنقید سے ماورا ہیں۔ غیر صحابی خواہ تابعی ہی کیوں نہ ہو اُسے مشاجراتِ صحابہ رضؓ میں حکم نہیں مانا جا سکتا۔ صحابہ رضؓ کے مقابلے میں کسی غیر صحابی کے وجود کی کوئی حقیقت ہے۔ نہ رائے کی کوئی حیثیت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر سیدنا معاویہ رضؓ کو خلافت کی بشارت دی آپ علیہ السلام نے فرمایا! اے مُعاویہ رضؓ جب اللہ تمہیں قمیص پہنائے گا تو تمہاری کیا حالت ہو گی؟" یہی الفاظ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی فرمائے اب یہ کتنی مضحکہ خیز بات ہے کہ وہی قمیص سیدنا عثمان زیبِ تن فرمائیں تو خلافت ہے اور سیدنا معاویہ رضؓ پہنیں تو بادشاہت؟

عقل ہے محوِ تماشائے لبِ بام ابھی

آپ نے کہا کہ نبی کریم علیہ السلام نے سیدنا معاویہ رضؓ کی دیانت اور ایمان پر اعتماد فرما کر انہیں خلافت کی بشارت دی اور ساتھ یہ نصیحت بھی فرمائی کہ " اللہ تمہیں حکومت دے تو عدل کرنا" پھر نواسۂ رسول جگر بتول سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

نے خلافتِ راشدہ سیدنا معاویہؓ کے سپرد کر کے اُن کی بیعت فرمائی اور یہ ارشاد فرمایا کہ " میں نے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا تھا کہ خلافت و حکومت ایک دن معاویہؓ کو ضرور ملے گی۔

آپ نے کہا کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام نے اپنے لاڈلے نواسے سیدنا حسنؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: "میرا یہ بیٹا سردار ہے، جو مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا۔"

تاریخ شاھد ہے کہ سیدنا حسن مجتبیٰؓ نے اپنے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام پیش گوئیوں کو پورا کیا۔

۱۔ سیدنا علیؓ کی شہادت کے بعد وہ خلیفہ منتخب ہوئے مگر سیدنا معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دست بردار ہو کر امت کو بڑے فتنہ و فساد سے بچایا۔ اور مسلمانوں میں صلح و سکون کا ماحول پیدا کر دیا۔

۲۔ سیدنا معاویہؓ کی خلافتِ راشدہ کو مضبوط و مستحکم کیا۔ اور امورِ مملکت میں اُن سے مکمل تعاون کیا۔

۳۔ اپنے والد ماجد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نصیحت پر عمل کیا (بیٹا! معاویہؓ کی حکومت کو ناپسند نہ کرنا۔)

سیدنا حسنؓ مصلحِ امت تھے۔ اُنھوں نے کمالِ حسنِ تدبیر سے سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے عہد میں سبائیوں کی پیدا کردہ رنجشوں کو محبت و اخوت میں بدل دیا۔

ناقدینِ معاویہؓ سے میرا ایک ہی سوال ہے کہ سیدنا حسنؓ اور دیگر تمام صحابہ کرامؓ نے سیدنا معاویہؓ کی بیعت کیا سمجھ کر کی تھی، اُنہیں خلیفہ سمجھ کر یا بادشاہ ——— ؟

یقیناً اُنھوں نے سیدنا معاویہؓ کو خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر اُن کی بیعت کی لیکن عصرِ حاضر کے کو رِبصر ناقدین بادشاہتوں سے اتنے مرعوب و متاثر ھیں کہ انہیں خلافتِ معاویہؓ بادشاہت نظر آتی ہے۔ حالانکہ ملوکیت کا لفظ قرآن کریم میں بڑے خوبصورت معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے نبوت اور ملوکیت کو نعمت قرار دیا ہے۔ اللہ نے انبیاء کو نبوت اور بادشاہت دونوں عطا کیں" (القرآن) لیکن انگریز بادشاہوں سے جاگیریں اور مفادات حاصل کرنے والے اِتنی تمیز کہاں کر سکتے ھیں کہ یورپ اور اسلام کے تصورِ بادشاہت میں واضح فرق ہے۔

آپ نے کہا کہ سیدنا معاویہؓ بلاشبہ چھٹے خلیفۂ راشد و عادل ھیں۔ اسلام پر اُن کے بے شمار احسانات ھیں اُن کے عہدِ خلافت میں بے شمار ملک اسلامی حکومت کے زیرِ نگیں آئے، اور کفر و شرک کے غرور و تکبر کو پامال کر کے اسلام کو سربلند کر دیا گیا۔ اُن کی حکومت فلاحی حکومت تھی۔

دفتر احرار میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شاہ جی نے کہا کہ خلیج کی موجودہ صورتِ حال ملتِ اسلامیہ کے خلاف کفریہ طاقتوں کی مکروہ سازش کا نتیجہ ہے۔ امریکہ و روس اور اسرائیل مسلمانوں کے کھُلے دشمن ھیں۔ ان کی سازش کے نتیجہ میں سعودی عرب اور عراق دونوں ملکوں میں مسلمان قتل ہو رہے ھیں۔ اُنھوں نے عراق پر امریکی جارحیت

کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حقوقِ انسانیت کے تحفظ کا نام نہاد علمبردار امریکہ نہایت وحشیانہ طریقہ سے عراق کے بے گناہ مسلمانوں کو قتل کر رہا ہے اور اسرائیل کی چہیتے بیٹے کی طرح پرورش کر رہا ہے۔ امریکی فوجیں کویت کی بازیابی کے لئے نہیں بلکہ عربوں کے تیل اور دولت پر قبضہ کرنے کے لئے خلیج میں داخل ہوئی ہیں انہوں نے کہا کہ صدام حسین سعودی عرب پر حملہ کرنے کی بجائے صرف اسرائیل پر حملہ کرتے تو انہیں پوری امتِ مسلمہ کی حمایت حاصل ہو جاتی انہوں نے کہا کہ خلیج کا بحران ملتِ اسلامیہ کے وقار کا مسئلہ ہے۔ مجلس احرارِ اسلام کا موقف یہ ہے کہ اس مسئلہ میں کسی غیر مسلم کو چودھری بنانے کی بجائے صدام حسین کو شاہ فہد سے صلح کر کے اس تنازعہ کو خود حل کرنا چاہیئے۔ اور کویت کو بہر صورت آزاد کرنا چاہیئے۔ امریکہ اور اس کے غیر مسلم اتحادی لوگ کویت آزاد کرانے میں مخلص ہیں تو افغانستان سے روسی فوجوں کے انخلاء کی آزمودہ کامیاب پالیسی کیوں نہیں اپناتے؟ روس نے منافقانہ کردار ادا کرتے ہوئے سلامتی کونسل میں خلیج کے مسئلہ پر ویٹو کا حق استعمال نہیں کیا، اگر وہ ایسا کرتا تو آج صورتِ حال مختلف ہوتی۔ امریکہ کو سلامتی کونسل کی عراق کے خلاف قرارداد تو یاد ہے مگر فلسطین اور کشمیر کی قراردادیں عمداً یاد نہیں۔ امریکہ نے کشمیر و فلسطین کے مسئلے پر گونگے شیطان کا کردار ادا کیا ہے۔

سید عطاء المؤمن بخاری نے کہا کہ یہ پہلو قابلِ توجہ ہے کہ عراق نے اگر جنگی صلاحیت لڑنے کے لئے حاصل کی تھی تو پھر اسرائیل کی بجائے کویت پر قبضہ کیوں کیا۔؟

آپ نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق پاکستان میں فوراً اسلامی نظام نافذ کرے۔ ورنہ موجودہ حالات میں نفاذِ اسلام کے بغیر بین الاقوامی سطح پر امتِ مسلمہ کے مشترکہ مفاد کے لئے پاکستان محافظ کا کردار ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ داخلی طور پر ملک میں سیاسی بحران بڑھے گا۔ نفاذِ اسلام کے وعدہ سے انحراف ——— — — ——— — ——— پر قومی ردِ عمل میں شدت پیدا ہو گی۔ اب حکومت کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ اُسے اسمبلی میں قطعی اکثریت اسی وعدہ کی وجہ سے حاصل ہے۔ اس کام میں تاخیر اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

بعد العشاء احرار کارکنوں کے اجلاس میں جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے جماعت کے تبلیغی اور تعمیراتی منصوبوں کے علاوہ موجودہ سیاسی صورتِ حال میں جماعت کے کردار پر مفصل گفتگو کی۔ اور شاہ جی مدظلہٗ نے مختلف کارکنوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ بعد ازاں دار العلوم ختم نبوت چیچہ وطنی کی تعمیر کے لئے ایک مالیاتی اور تعمیراتی کمیٹی بھی تشکیل دی گئی

اس سے قبل ۱۴ فروری کو مدرسہ معمورہ ملتان کے صدر مدرس حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ نے دار العلوم ختم نبوت کے درجہ قرآن کے شعبۂ حفظ و ناظرہ کے طلباء کا امتحان لیا۔ اس وقت دار العلوم میں ڈیڑھ سو

سے زیادہ طلباء زیر تعلیم ھیں۔ نتیجۂ امتحان نہایت شاندار رہا۔ حضرت پیرجی مدظلہٗ نے طلباء کو تعلیم پر مزید توجہ دینے کی نصیحت فرمائی اور اساتذہ سے معیارِ تعلیم مزید بہتر بنانے کے لئے تبادلۂ خیال کیا۔

اصغر عثمانی
لاہور

احرار کارکن عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس صحابہؓ کے تحفظ کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔

گلبرگ میں دفتر احرار کے افتتاح کی تقریب سے مرکزی ناظم اعلیٰ سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ کا خطاب

مجلس احرار اسلام پاکستان کے ناظم اعلیٰ ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ ۲ر فروری کو نہایت مختصر دورے پر لاہور تشریف لائے۔ آپ نے اچھرہ، علامہ اقبال ٹاؤن اور گلبرگ میں احرار کارکنوں سے خطاب کیا۔

آپ نے ۲ر فروری کو مدرسہ عربیہ عثمانیہ ماڈل ٹاؤن گلی نمبر ۱۴ ۲۵۰ ۔کے، گلبرگ ۳ میں مجلس احرار اسلام حلقہ گلبرگ کے دفتر کا افتتاح کیا۔ اس پُر وقار تقریب میں کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ہماری جماعت مجلس احرار اسلام ایک واضح اور سچا نصب العین رکھتی ہے۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ، ناموسِ ازواج واصحاب رسول علیہم الرضوان کا تحفظ اور حکومتِ الٰہیّہ کا قیام، ہمارے منشور کے اساسی عنوان ہیں۔ اکابر احرار نے اسی مشن کے تحفظ کے لئے لازوال قربانیاں دیں اور سینکڑوں احرار کارکن اس جہاد میں رُتبۂ شہادت پر فائز ہوئے۔

آپ نے کہا کہ احرار کارکن اِس دینی جدوجہد کو تیز تر کر دیں اور محض اللہ کی رضا کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں اور قوّتیں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے وقف کر دیں۔

اِس موقع پر مجلس احرار اسلام حلقہ گلبرگ کا انتخاب بھی عمل میں لایا گیا جو درج ذیل ہے۔

صدر :۔ حکیم محمّد انور مجاہد ، نائب صدر :۔ محمد اکمل ناظم اعلیٰ :۔ قاری محمّد اصغر عثمانی

نائب ناظم :۔ شیخ ثاقب فیّاض ، ناظم نشر و اشاعت :۔ امجد اقبال ، نائب ناظم نشر و اشاعت :۔ حاجی محمد عباس

اس اجلاس میں مجلس احرار اسلام لاہور کے رہنما محمد ظفر اقبال ایڈوکیٹ میاں محمد ادریس ، ملک محمد یوسف ، رانا محمد فاروق اور قاری محمّد یوسف احرار بھی موجود تھے۔

جام پور

● ڈی ایس پی جام پور رافضیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں اور رافضی صحابہ کرامؓ پر تبرا بازی کر کے اہل سنت کے جذبات مشتعل کر رہے ہیں ۔

● انتظامیہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے ۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ڈی ایس پی کو معطل کر کے شہر کو فسادات سے بچائیں ۔

جام پور ضلع راجن پور کا ایک حساس شہر ہے ۔ بانیٔ احرار امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علماءِ اہلِ سنت نے یہاں تبلیغِ دین کے سلسلہ میں بڑی محنت کی ہے ۔ جس کے نتیجہ میں علاقہ بھر کے مسلمان عوام ایک خاص دینی مزاج رکھتے ہیں اور تحفظِ ناموسِ ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام کے جذبہ سے سرشار اور سرگرم رہتے ہیں ۔ گذشتہ کئی دنوں سے علاقہ بھر کے عوام اہلِ سنت مقامی انتظامیہ سے نالاں و شاکی ہیں جس کی بڑی وجہ مقامی ڈی ایس پی کی فرقہ دارانہ سرگرمیاں ہیں ۔ موصوف علاقہ کی بااثر سیاسی شخصیتوں نصر اللہ خاں دریشک اور ذوالفقار خاں کھوسہ کے منظورِ نظر بھی ہیں ۔ کچھ عرصہ سے اُنکی فرقہ درانہ سرگرمیوں کی رفتار میں خاصی تیزی آگئی ہے ۔ ذاتی طور پر وہ شیعہ نواز ذہن رکھتے ہیں مگر ان کے انتظامی عہدے کے تقاضے اس سے قطعی مختلف ہیں ۔ لیکن جو صورتِ حال ہمارے علم میں آئی ہے وہ انتہائی افسوسناک اور قابلِ توجہ ہے ۔ ہمارے نمائندہ خصوصی نے دینی حلقوں کی طرف سے مسلسل شکایات موصول ہونے پر عوامی سروے کے ذریعہ مختلف افراد سے اُن کے بارے میں جو معلومات ہمیں فراہم کی ہیں وہ درج ذیل ہیں ۔

ڈی ایس پی جام پور ایک متعصب رافضی ہیں ۔ اُن کا دفتر انتظامی اُمور کی سرانجام دہی کی بجائے شیعہ مفادات کے تحفظ کے لئے استعمال ہوتا ہے ۔ شہر میں اہلِ سنت عوام کی قطعی اکثریت ہونے کے باوجود وہ اُن کے حقوق پامال کرنے کے درپے رہتے ہیں ۔ اپنے ہم مذہب لوگوں کی زیادتیوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنے سے قاصر ہیں اور اہلِ سنت کے غریب کارکنوں کو اپنے تشدد کا نشانہ بنایا ہوا ہے ۔ ڈی ایس پی موصوف شہر کی پُرامن دینی فضا کو مکدر کرنا چاہتا ہے ۔ اور اپنے مذہبی تعلق کی بنا پر جھنگ میں ہونے والے فسادات کا انتقام یہاں کے بے گناہ شہریوں سے لینا چاہتا ہے ۔

موصوف جب یہاں تعینات ہوئے تو اس نے سب سے پہلا کام علاقہ بھر سے اپنے ہم مذہب بااثر افراد سے رابطہ کی صورت میں کیا ۔ اُنہیں پولیس گاڑیاں بھیج کر گھروں سے اپنے دفتر بلوایا ۔ اور دعوت کا اہتمام کیا ۔ یہ دعوتیں تقریباً ایک ہفتہ جاری

رہیں۔ اور اُن کے ہم مذہب افراد نے اُن کی آمد پر شہر میں جشن منایا۔ پھر چند ہفتوں میں ہی جام پور کی دینی فضا میں سخت کشیدگی پیدا ہوگئی۔ جام پور میں موصوف کی تعیناتی کے بعد رونما ہونے والے چند واقعات کی اجمالی جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

- انجمن سپاہِ صحابہ کے حافظ فیض الحق کو چانڈیاں چوک میں شیعوں نے بلاجواز پیٹا اور ان کو تشدد کا نشانہ بنایا۔
- ڈاکٹر گل محمد صاحب کے مکان پر شیعوں نے حملہ کر کے دروازہ توڑ ڈالا، انہیں گالیاں بکیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر علانیہ تبرّیٰ کرنے کے ساتھ ساتھ اُن کے خلاف نعرہ بازی بھی کی۔
- چہلم کے موقع پر شہر کی دیواروں پر خلیفہ راشد سیّدنا معاویہؓ کو کافر لکھا گیا۔ (نعوذ باللہ)
- سیّدنا معاویہؓ کا اسمِ گرامی ایک لکڑی کی تختی پر لکھ کر اس پر گندگی پھینکی گئی۔
- ۲۵ جنوری کو شہیدِ ناموسِ صحابہؓ مولانا ایثار القاسمی رحمہ اللہ کے ظالمانہ قتل کے خلاف اہلِ سنت کے تمام حلقوں نے مشترکہ طور پر ایک پُرامن احتجاجی جلوس نکالا، جونہی جلوس چوک علی پور بازار پہنچا تو وہاں پر چھپے ہوئے رافضیوں نے فائرنگ کر دی ——————— مگر انتظامیہ نے کچھ نہ کیا۔
- ایک مسلمان کو مولانا حق نواز جھنگوی شہید کی تقریر سننے کے جرم میں گرفتار کر کے چودہ گھنٹے حوالات میں بند رکھا۔

یہ تمام افسوسناک واقعات ڈی ایس پی موصوف اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسروں کے علم میں لائے گئے اور قانونی کارروائی کے لیے درخواست بھی دی گئی بجائے اس کے کہ ڈی ایس پی اس کا نوٹس لیتا اور مجرموں کو گرفتار کر کے اُن کے خلاف قانونی کارروائی کرتا مگر اس کے برعکس اہلِ سنت والجماعت کے کارکنوں کو ظلم کا نشانہ بنانا شروع کر دیا اور انہیں مسلسل ڈرایا دھمکایا جا رہا ہے ڈی ایس پی موصوف کے علاقہ کی بااثر سیاسی شخصیتوں کے ساتھ گہرے روابط ہیں۔ انتخابات میں نصر اللہ خاں دریشک اور ذوالفقار خان کھوسہ کی انتخابی مہم میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہی بااثر شخصیات اسکی پُشت پناہی کرتی ہیں۔ گویا یہ ایک مثلث ہے جو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے سرگرم رہتی ہے۔

ڈی ایس پی کے جانبدارانہ رویّہ کے خلاف وزیرِ اعلیٰ پنجاب کو درخواست دی گئی جس کے نتیجہ میں چودھری محمد شفیع ایس پی ضلع راجن پور انکوائری پر مامور ہوئے، انہوں نے حافظ فیض الحق، نذیر احمد احرار، اور مولانا عبید اللہ خطیب جامع مسجد فاروقی کو طلب کیا، تینوں نے اپنے بیانات قلمبند کرائے، الزامات بھی دُرست ثابت ہوئے، مگر نصر اللہ خاں دریشک اور ذوالفقار خان کھوسہ کی پُشت پناہی کارروائی کی راہ میں حائل ہوگئی اور انکوائری کو سَرد خانے میں ڈال دیا گیا۔

جام پور کی دینی، سیاسی جماعتوں، مجلسِ احرارِ اسلام، انجمن سپاہِ صحابہؓ، تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت، جمعیت علماء اسلام، تنظیمِ اہلِ سنت، مجلس خدام صحابہؓ، مجلسِ محبانِ آل واصحابِ رسول علیہم السلام، انجمن قائم آلِ معاویہؓ، اور سرفروش تنظیم کے رہنماؤں نے وزیرِ اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ڈی ایس پی موصوف کے خلاف اِن الزامات کی تحقیقات کرائیں، اُسے فوری

طور پر معطل کیا جائے، تاکہ ایک افسر کے جانبدارانہ رویّے سے شہر میں فرقہ وارانہ فسادات کی جو صورتِ حال پیدا ہو رہی ہے اُسے روکا جا سکے۔ وزیرِ اعلیٰ پنجاب جام پور کے حالات پر خصوصی توجّہ فرمائیں اور علماء و کارکنانِ اہلِ سُنّت کو ڈی ایس پی کی انتقامی کارروائیوں کی زد سے بچائیں۔

ھارون الرشید
قائم پور

خلیفۂ راشد سیّدنا مُعاویہؓ نے چونسٹھ لاکھ مربع میل میں اسلام کی حکومت قائم کی اُنہوں نے اپنی تدبیر و سیاست سے خیشانِ عجم کی سازشوں کو تار تار کیا۔

(سیّد عطاء المحسن بخاریؒ)

گزشتہ دِنوں مجلسِ احرارِ اسلام قائم پور ضلع بہاولپور کے زیرِ اہتمام یومِ معاویہؓ کے سلسلہ میں جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے ناظمِ اعلیٰ ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ اور جناب ابو سفیان تائب نے خطاب کیا۔ سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سیّدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابی، آپ کے برادرِ نسبتی اور کاتبِ وحی تھے۔ وہ سیّدنا ابوبکر و عمر، عثمان، علی، اور حسن رضی اللہ عنہم کی طرح ہی خلیفۂ راشد تھے، سیّدنا معاویہؓ نے چونسٹھ (۶۴) لاکھ مربع میل پر مشتمل سب سے بڑی اسلامی سلطنت پر بیس سال تک حکومت کی، عدل و انصاف کے ساتھ احکامِ خداوندی پر عمل کیا اور کرایا۔ آپ سے رعایا ہمیشہ خوش رہی، آپ کی حکومت میں فلاحی ریاست قائم ہوئی سیّدنا معاویہؓ نے عرب سے افریقہ تک اور بحیرۂ روم سے بحیرۂ اوقیانوس تک اسلامی پرچم لہرایا اور کفّار و مشرکین کے خلاف زبردست جہاد کر کے اُنہیں ذلیل و رُسوا کیا، منافقین و خیشانِ عجم کی سازشوں کو تار تار کیا، اور پوری جرأت و بہادری کے ساتھ نہ صرف اُن پر حکومت کی بلکہ اُن سے خراج وصول کیا۔

سیّد عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ نے کہا کہ ناقدینِ صحابہ کے جدید گرو اور نام نہاد وکیلِ صحابہؓ قاضی چک والی کو خلیفۂ راشد سیّدنا معاویہؓ پر اپنی طعن طراز متعفن زبان اور قلم کو لگام دینی چاہیئے۔ سیّدنا مُعاویہؓ سے اللہ، رسول، صحابہ سب راضی ہو گئے مگر قاضی چک والی راضی نہ ہوئے، اُنہوں نے کہا کہ جو شخص بھی سیّدنا معاویہؓ یا صحابۂ کرامؓ کی جماعت کے کسی بھی فرد پر تنقید کرتا ہے وہ سبائیوں اور رافضیوں کا ایجنٹ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تھا کہ: خبردار! "قصاصِ عثمانؓ کا مطالبہ کرنیوالوں کے بارے میں اپنی زبانوں کو خاموش رکھنا"۔ قاضی چک والی

سیدنا علیؓ کے دفاع کا بہانہ بنا کر سیدنا معاویہؓ کی شخصیت پر حملہ آور ہوتے ہیں اور وہی کچھ کہتے ہیں جو سبائی اور رافضی کہتے ہیں۔ اُنہوں نے سُنّی مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دفاعِ ناموسِ صحابہؓ وقت کا سب سے اہم تقاضیٰ ہے، اس لئے وہ صحابۂ کرامؓ کے خِلاف ہونے والی تمام سازشوں کو بے نقاب اور ناکام کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں۔

جلسہ سے مجلسِ احرارِ اسلام حاصل پور کے ناظمِ اعلیٰ جناب ابوسفیان تائب نے بھی خطاب کیا۔ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت، سیرت اور کارہائے نمایاں پر بھرپور اظہارِ خیال کیا۔

ابومعاویہ محمد کفایت اللہ

حاصل پور

امریکہ، روس اور اسرائیل عالمِ اسلام اور انسانیت کے بدترین دشمن ہیں۔ اسلامی ممالک متحد ہو جائیں تو صحرائے عرب یہود و نصاریٰ اور دہریوں کا قبرستان ثابت ہو گا

عراق کے شہری ٹھکانوں پر امریکہ کی وحشیانہ بمباری سراسر ظلم ہے:

(ابوسفیان تائب)

مجلسِ احرارِ اسلام حاصلپور کے ناظمِ اعلیٰ ابوسفیان تائب نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ روس اور اسرائیل عالمِ اسلام اور انسانیت کے بدترین دشمن ہیں جو اپنی مکاری سے امتِ مسلمہ میں نفاق ڈال کر اُنہیں آپس میں لڑانے، مسلمانوں کو سیاسی واقتصادی اور دفاعی طور پر کمزور کرنے، خزانوں اور تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ امریکہ کویت کی آزادی اور عراق پر حملے کی آڑ میں اسرائیل کو مضبوط کر رہا ہے۔ مسلمانوں کی دفاعی قوت کو برباد کر کے یہودیوں کو عربوں اور عالمِ اسلام پر مسلط کر رہا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ کویت پر عراقی قبضہ نے امریکہ کو خلیج میں فوجیں اُتارنے کا موقع فراہم کیا، کویت پر عراقی قبضہ کو نہ اسوقت کسی نے سراہا نہ اب کسی نے درست سمجھا اور خود عراق بھی اب کویت سے غیر مشروط واپسی پر رضامند ہو گیا ہے۔ اگر صدام حسین پہلے ہی اس مسئلہ کو اسلامی ممالک کی مدد سے حل کر لیتے تو مسلمان قتل وغارت گری سے دوچار نہ ہوتے۔ اُنہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ صدام حسین روس کو فیصل ماننے کی بجائے اسلامی ممالک کی کانفرنس کے ذریعہ اپنے مسائل خود حل کریں نہ کہ اپنی قسمت کے فیصلے دہریوں اور یہود و نصاریٰ کے ہاتھوں میں دے دیں۔ وہ اُمتِ مسلمہ کے اتحاد کے داعی بن کر اُٹھیں اور آپس میں لڑنے کی بجائے متحد ہو کر اسرائیل پر حملہ کر دیں، اُنہوں نے کہا کہ جنگ کی طوالت تمام مسلم ممالک کو سیاسی اور اقتصادی طور پر تباہ کر دے گی۔ عراق کویت

سے اپنی فوجیں واپس بلائے اور خلیج میں قیامِ امن کے لئے مسلم ممالک کی افواج تعینات کی جائیں ۔ انہوں نے بے گناہ عراقی مسلمانوں کے شہری ٹھکانوں پر امریکی وحشیانہ بمباری کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ انسانیت کا نام نہاد ٹھیکیدار بے گناہ شہریوں کو قتل کر رہا ہے ۔ اُنہوں نے کہا کہ اب جبکہ عراق نے غیر مشروط طور پر کویت سے اپنی فوجیں واپس بلانے پیش کش کی ہے تو امریکہ اُسے ماننے سے انکار کر رہا ہے جس کا واضح مطلب ہے کہ امریکہ کی خلیج میں آمد کویت کی آزادی کے لئے نہیں بلکہ مسلمانوں کو تباہ کرنا اور وسائل پر قبضہ کرنا مقصود ہے ۔ اُنہوں نے امریکہ سے مطالبہ کیا کہ وہ خلیج سے فوراً نکل جائے مسلمانوں کو باہمی تنازعات خود حل کرنے دے ۔

انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی موجودہ پستی اور تباہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے انحراف اور دین سے عملی بغاوت کی سزا ہے ۔ اُنہوں نے کہا کہ نبی علیہ السلام کی اطاعت اور عملی زندگی میں دینِ اسلام کا اجراء ہماری ترقی، خوشحالی اور حفاظت کی ضمانت ہے ۔

بدر منیر احرار

خانپور

• دینی جماعتیں پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے متحد ہو جائیں ۔

• صدام حسین نے امریکی سازش کا شکار ہو کر کویت پر قبضہ کیا اور اُمتِ مسلمہ کو بڑی آزمائش میں مبتلا کر دیا ۔

سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ کا ضلع رحیم یار خان میں مختلف اجتماعات سے خطاب — !

عالمی مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے نائب صدر سید عطاء المومن بخاری نے گزشتہ ماہ ضلع رحیم یار خان کے مختلف علاقوں میں کئی تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا ۔ ان میں خانپور، رحیم یار خان، صادق آباد، ظاہر پیر، بدلی شریف بستی مولویاں، غازی پور اور بستی پرو چیڑاں کے اجتماعات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ اس کے علاوہ پریس کانفرنس اور مجلس احرارِ اسلام کے کارکنوں کے اجتماعات میں بھی اُنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ۔ جامع مسجد عثمانیہ محلہ رحیم آباد خانپور میں عظیم الشان سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :

" نفاذِ اسلام کے دو ہی راستے ہیں، تبلیغ اور جہاد —— اور یہ دونوں کام انبیاءِ کرام علیہم السلام کی سنت ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر انبیاء کا سلسلہ بھی ختم ہوا، اور دین بھی مکمل ہوا ۔ اس لئے تا قیامت آپ کی

شریعتِ مطہرہ پر ہی عمل ہوگا۔ اللہ جل شانہٗ نے آپ علیہ السلام کے ذریعہ انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی اور آپ کے دین کو قائم و دائم رکھنے کے لئے تبلیغ اور جہاد کا سلسلہ بھی قیامت تک جاری رکھا" ——— خود نبی علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے "جہاد تا قیامت جاری رہے گا۔"

سید عطاء المؤمن بخاری نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ میں تبلیغ اور جہاد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے نبی علیہ السلام کی معیت میں انہی اصولوں پر عمل فرمایا اور اپنا وجود اور صلاحیتوں کو دینِ اسلام کے نفاذ و استحکام کے لئے وقف کردیں۔ آپ نے کہا کہ نبی علیہ السلام کا طریقہ ہی امتِ مسلمہ کی فوز و فلاح کی ضمانت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صحابۂ کرام نے کفار و مشرکین کی بے شمار سلطنتوں کو تاراج کرکے وہاں اسلام کی حکومتیں قائم کیں اور یہ انکے جذبہ اخلاص اور اطاعتِ رسول کا نتیجہ تھا۔ آپ علیہ السلام نے گھریلو مسائل سے لے کر حکومت تک زندگی کے تمام شعبوں میں انسانوں کی مکمل رہنمائی فرمائی ہے۔ صحابۂ کرامؓ اِس رہنمائی میں اُٹھے اور عرب و عجم پر اسلام کی حکومت قائم کردی۔ جلسہ سے مولانا عبدالقادر ڈاہر نے بھی خطاب کیا۔ ظاہر پیر میں آپ نے کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں سیاست دانوں کے منافقانہ اور مفاد پرستانہ کردار نے ملک کو نفاذِ اسلام کی منزلوں سے دُور کیا ہے۔ انہوں نے کہا اگرچہ حکمرانوں کے بارے میں ہم کبھی خوش فہمی میں مُبتلا نہیں ہوئے۔ ہم جانتے ھیں کہ وہ اقتدار کے حصول کے لئے تو اسلام کا نعرہ لگاتے ھیں مگر حکومت میں آنے کے بعد اس سے انحراف و احتراز کرتے ھیں۔ لیکن حکمرانوں کی اور ہماری الگ الگ ذمہ داریاں ھیں جس کے لئے ہم اللہ کے ہاں جواب دہ ھیں ہم دیانت داری کے ساتھ اپنی ذمہ داری پوری کریں گے۔ اور اسلام کے نام پر حاصل کئے گئے ملک میں کسی دوسرے نظام کو نہیں چلنے دیں گے۔ ہر ممکن صورت میں کُفریہ نظام کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کریں گے۔ ہماری منزل پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کا قیام ہے۔

سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ نے دیگر علاقوں میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری قوم جانتی ہے کہ موجودہ حکومت بھی نفاذِ اسلام کے نعرہ کے طفیل معرضِ وجود میں آئی ہے۔ اربابِ حکومت کو اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیئے اور ملک میں فوراً اسلام کا عادلانہ نظام نافذ کرکے قوم کو ایک متعین منزل پر گامزن کرنا چاہیئے۔ خانپور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ خلیج کی جنگ میں صدام حسین امریکہ کی سازش کا شکار ہوئے اور کویت پر قبضہ کرکے مسلمانوں کو بڑی آزمائش میں مبتلا کردیا ہے۔ امریکہ نے صدام حسین کے اس اقدام کو جواز بنا کر صحرائے عرب میں اپنی اور اتحادیوں کی فوجیں اتاریں اور دونوں طرف سے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ انہوں نے کہا کہ مجلسِ احرارِ اسلام امریکی جارحیت اور مسلمانوں پر اس کے ظلم و ستم کی شدید مذمت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اِس

سارے تنازعے کا واحد حل مسلم ممالک کا اتحاد ہے۔ وہ اپنے تنازعات کے فیصلوں کے لئے غیر مسلم طاقتوں کی محتاجی کے حصار سے باہر نکلیں اور آپس میں اخوت اور محبت کی فضا پیدا کریں۔

عبدالجبار

گرٹھا موڑ

- اُمتِ مسلمہ کی موجودہ زبوں حالی، اللہ کی ناراضی کا سبب ہے۔
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور شریعتِ مطہرہ ہماری کامیابی کی ضمانت ہیں
- اخبارات اور ٹی وی سے عورت کو عریاں کرنیوالوں کی اپنی بیٹیاں بھی ہیں کہ نہیں؟
- ابلاغ کے ادارے دینِ دشمنوں کی آماجگاہ بن چکے ہیں

مجلسِ احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا مختلف اجتماعات سے خطاب!

مجلسِ احرارِ اسلام ضلع وہاڑی کے زیرِ اہتمام دسمبر ۱۹۹۰ء کے دوسرے عشرے میں مختلف علاقوں میں سات روزہ تبلیغی اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن سے قائد تحریک تحفظِ ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ، مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے نائب صدر مولانا سید عطاء المؤمن بخاری مولانا محمد اسحٰق سلیمی، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد یعقوب شمسی، مولانا غلام احمد صاحب (جلہ جیم) اور مولانا صابر علی اختر صاحب نے خطاب کیا۔

مولانا محمد اسحٰق سلیمی اور مولانا محمد یعقوب شمسی ان تمام اجتماعات کے منتظم اور داعی تھے۔ انہی بزرگوں کی شبانہ روز محنت سے یہ تبلیغی اجتماعات کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ علاوہ ازیں حافظ محمد اکرم صاحب کپتان غلام محمد صاحب اور قاری شبیر احمد صاحب کی تلاوت، نعتوں اور نظموں کے زمزموں نے سامعین کے جذبوں کو حرارت بخشی، مجلسِ احرارِ اسلام کے سرگرم مقامی سیکرٹری محمد رنگین خان نے کارکنوں کے ہمراہ اجتماعات میں شرکت کر کے علاقہ بھر میں جماعت کے تعارف اور عوام کو جماعت میں شمولیت کی ترغیب دینے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مولانا محمد اسحٰق سلیمی مدظلہ نے تمام جلسوں میں مجلسِ احرارِ اسلام کے اغراض و مقاصد، تعارف، منشور و دستور اور جماعت کے پچاس سالہ تاریخ ساز کردار پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور عوام کو جماعت میں شمولیت کی دعوت دی۔

حضرت شاہ جی مدظلہ نے مختلف اجتماعات میں جو کچھ بیان فرمایا ان مختصر صفحات میں اُن کی تفصیلی اشاعت ممکن نہیں

البتہ اس کا خلاصہ اور اجمالی جھلک ہدیۂ قارئین ہے ۔

چک نمبر ۲۶۱ ۔ ای بی میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا :

نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے تمام اعمالِ حسنہ ہی دین وشریعت اور قانون ہیں ۔ آپ علیہ السلام کی سیرتِ مطہرہ کی تقلید اصلاح احوال اور دُنیا و آخرت کی فلاح کی ضمانت ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ آج مسلمان دنیا میں کفار ومشرکین کے سامنے مغلوب ہیں تو اس کی وجہ نبی علیہ السلام کی شریعت سے انحراف وبغاوت ہے ۔ جن لوگوں نے اللہ کی اطاعت اور رسول علیہ السلام کی تقلید کی وہ ہمیشہ غالب رہے ۔ قرآن کریم میں اللہ جل شانہٗ نے انسانوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم میری بندگی کرو اور میرے رسول کی اطاعت کرو ، میں تمہیں اس کی جزا دوں گا ۔ نبی علیہ السلام نے زندگی کے تمام شعبوں میں انسانوں کی رہنمائی فرمائی ہے ۔ آپ علیہ السلام کا وجودِ گرامی ہدایت کا سب سے بڑا ذریعہ ہے ۔ آج جب مسلمان خود اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتوں کو تار تار کر رہا ہے تو پھر اُسے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیئے کہ مسلمان کہلا کر دین سے بغاوت کرنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے ۔ اُمتِ مُسلمہ اخلاقی سیاسی اور معاشی اعتبار آج جس بحران سے دوچار ہے یہ اللہ پاک کی ناراضی ہی تو ہے ۔ اللہ جل شانہٗ راضی ہوں گے تو مسلمانوں کو کُفار ومشرکین پر غلبہ حاصل ہوگا ۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ لُوئرے والہ میں عظیم دینی درسگاہ ہے ——————— حضرت مولانا عبدالرحیم لقمان مدظلہٗ اس کے رُوحِ رواں ہیں ، اور اُنہی کے دم قدم سے اس گلستاں میں بہار ہے ۔ شاہ جی مدظلہٗ یہاں پہنچے تو جماعت کے امتیازی نشان "سُرخ قمیص" میں ملبوس احرار کارکن نے آپ کے لئے سراپا استقبال تھے جو طلباء وعوام کی توجہ کا مرکز ومحور بنے ہوئے تھے ۔ شاہ جی نے خطبۂ مسنونہ پڑھا تو فضا ساکت تھی قرآنِ کریم کی تلاوت اور پھر شاہ جی کے مترنم حجازی لہجہ نے پژمُردہ دِلوں میں برق سی دوڑا دی ۔ آپ نے فرمایا کہ قرنِ اوّل کے مسلمان مؤمنینِ کامل اور متبعینِ سُنّت تھے ۔ اللہ کے فرمانبردار بندے اور نبی علیہ السلام کے اطاعت شعار تھے ۔ اُن کی انفرادی اور اجتماعی زندگی سیرتِ نبویہ سے مُرصّع ومُسجّع تھی جبکہ آج مُسلمانوں کا دینی روّیہ انتہائی خوفناک ہے ۔ ہماری فکری و عملی زندگی میں بعد المشرقین ہے ۔ عصرِ جدید کے جھوٹے تقاضوں کے اسیر تارکِ سُنت ، غافل اور نافرمان مسلمان کبھی کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتے ۔ "جدید تقاضے" شیاطینِ تہذیبِ مغرب کا ایک پُرفریب نعرہ ہے ۔ اس کے پس منظر میں دین کی تمام قدروں کو پامال کرنے کا منصوبہ ہے ۔ خواہشاتِ بدلی ہیں نہ تقاضے —— بات صرف اتنی ہے کہ دین خواہشات اور تقاضوں کی قربانی چاہتا ہے ۔ جو لوگ اس ایثار سے راہِ فرار اختیار کرتے ہیں وہی دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں ۔ کبھی ترقی پسندی کا نعرہ لگاتے ہیں ، کبھی تہذیب وثقافت کی بات کرتے ہیں ۔ حالانکہ مشاہدہ و تجربہ سے

یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مادی ترقی ہوئی ہے انسانی نہیں مغرب کے نام نہاد ترقی یافتہ معاشرے میں جرائم، عیوب میں قباحتیں اور ظلم دورِ جاہلیت سے زیادہ بھیانک صورت میں موجود ہیں اور انسانی عقل کا شاہکار قانون اِن رذالتوں کی سب سے بڑی پناہ گاہ ہے اِسی ناقص قانون کی آغوش میں ظالموں، جابروں اور لٹیروں کی پرورش ہوتی ہے۔ انسان ہی انسان کی ہلاکت و تباہی کے منصوبے بنا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا۔ دنیا کے تمام ادیان اور نظام ہائے ریاست میں اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو آدمی کو انسانیت سے مشرف کر کے اُسے صحیح معنوں میں ایک مہذب، ترقی پسند اور اچھا انسان بناتا ہے۔ انسانیت کی تکمیل کے لئے محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت گرامی کو بطورِ آئیڈیل پیش کرتا ہے۔ اسلام میں آپ علیہ السلام کی سیرتِ طیبہ اور شریعتِ مطہرہ ہی قانون و دستور اور بہترین اسوہ ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور دنیا میں سلامتی، امن اور سکون کی واحد ضمانت ہے ——— شاہ جی نے ملکی سیاست پر بھرپور گفتگو کرتے ہوئے مفاد پرست سیاست دانوں اور سیاسی جماعتوں پر شدید نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا کہ مسلم لیگ کا دامن ١٩٥٣ء کے دس ہزار شہداءِ ختم نبوت کے خونِ بے گناہی سے داغدار ہے۔ مسلم لیگ نے اسلام کا نعرہ لگا کر پاکستان بنایا مگر سب سے زیادہ اسلام کو نقصان بھی اِسی جماعت نے پہنچایا۔ اس میں شامل بے دین جاگیرداروں اور سرمایہ پرستوں نے ملک و قوم اور اسلام کو اپنی شیطانی خواہشات کی بھینٹ چڑھا دیا۔ آدھا ملک گنوایا اور پھر بھی محبِ وطن ہیں۔ مسلم لیگ نے اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کی بجائے، سیکولر معاشرے کے قیام کے لئے تمام اختیارات استعمال کئے۔ عُریانی، فحاشی، بدمعاشی، دین کا مذاق، دینی شخصیات کی توہین، شعائر اللہ کی بے حرمتی، صحابۂ کرام پر سرِ بازار تبرّیٰ یہ سب لعنتیں انہی سیاست دانوں کے خُبثِ باطن کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوئیں۔ کل بھی لیگ حکمران تھی، آج بھی لیگ حکمران ہے ——— مگر اسلام بیچارا "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں ایک تھکا ہوا مسافر ہے۔ کوئی ہے جو اِس سے ناطہ جوڑے اور قرنِ اول کی نقابیں اُلٹ کر شیاطینِ مغرب کی آرزوئیں خاک میں ملا دے۔

آپ نے پاکستانی ذرائع ابلاغ، اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے دین دشمن رویہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اِن ذرائع سے عُریانی کو فروغ دیا جا رہا ہے، عورت کو مغرب کی تقلید میں عریاں کیا جا رہا ہے، معلوم نہیں اخبارات اور ٹی وی والوں کی اپنی بیٹیاں بھی ہیں کہ نہیں؟ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ اِن اداروں کو دین دشمن رویّہ تبدیل کرنے پر مجبور کر دیں۔

قائدِ محترم نے ۱۷ر دسمبر کو چاہ جھنڈ یروالا موضع مترد میں مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ کے صدر مدرس قاری عبدالکریم صاحب کی دعوت پر منعقدہ اجتماع سے خطاب فرمایا؛ ۱۸ر دسمبر کو مولانا احمد یار صاحب کی دعوت

پر چک نمبر ۱۲۸ ۱ میں ۱۹ ر دسمبر کو مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب کے قائم کردہ مدرسہ مسجد نور، نواں چوک میں اور ۲۰ ر دسمبر کو مدرسۃ العلوم الاسلامیہ گڑھا موڑ میں دو روزہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس کی پہلی نشست میں اظہارِ خیال فرمایا۔

سیرت کانفرنس کی دوسری نشست سے ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہٗ اور حضرت مولانا غلام محمد صاحب (جلہ جیم) نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فضائل درود وسلام بیان کرتے ہوئے لوگوں کو ترغیب دی کہ وہ نبی علیہ السلام کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے آپ پر کثرت سے درود وسلام بھیجیں، اس سے برکتوں اور رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور سیرتوں میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔ آپ نے کہا کہ نبی علیہ السلام کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے سے ہم تمام مشکلات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت مولانا غلام احمد صاحب نے فرمایا کہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول علیہ السلام اُمتِ مسلمہ کے تمام مسائل کا بہترین حل ہیں۔ نبی علیہ السلام نے اپنے ایک ارشاد میں ان دونوں چیزوں کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی نجات کی ضمانت دی ہے۔

سیرت کانفرنس کی آخری نشست سے ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری مدظلہٗ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآنِ کریم کا مطالعہ، اس میں غور و فکر اور اس پر عمل ہی ایک مسلمان کی پہچان ہے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ تم میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ پس ہمیں قرآن کریم کی تعلیم و تعلم پر سب سے زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ سچے عقیدہ کے تحفظ و بقاء دین کی تبلیغ، صحابہؓ کرام علیہم الرضوان کے مقام و منصب کے تحفظ اور مذاہب باطلہ کی تردید کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں وقف کر دینی چاہئیں۔ اس وقت چاروں طرف سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر دشمن حملہ آور ہے اور یہی وقت قربانی و ایثار کا ہے۔ ہمیں اس نازک موڑ پر اللہ کی رضا کے لئے دینی جدوجہد تیز کر دینا چاہیئے۔

آپ کے عطیات : محاسبۂ مرزائیت و رافضیت کی جدوجہد کو تیز تر کرنے کے لئے اپنی زکوٰۃ، صدقات اور عطیات اپنی جماعت مجلسِ احرارِ اسلام کو دیجئے

بذریعہ منی آرڈر : سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی، ملتان

بذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک : اکاؤنٹ نمبر ۲۹۹۳۲ حبیب بنک حسین آگاہی۔ ملتان